''مولوی اور مدرسہ''

''ملت کی تاریخ میں علماء وصوفیاء کے کارنامے نہایت شاندار اور آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔انہوں نے ہمیشہ بادِ سموم کی لپٹوں کا مقابلہ کر کے اسلام کی نشر واشاعت اور معاشرتی اصلاح وفلاح کا تسلسل قائم رکھا،اگر یہ علماء اور صلحاء نہ ہوتے تو نہ اسلام کی صحیح تعلیم اجاگر ہوتی اور نہ اسلامی معاشرہ کے خدوخال نمایاں ہوتے۔قیامت کے دن جب دین کی حفاظت کے متعلق بازپرس ہوگی ،اس سلسلے میں ایثار وقربانی اور کارگذاری سننے اور سنانے کا وقت آئے گا تو یہی بوریا نشین حضور خدا میں آکر کہیں گے:

یارب العزت!جب اپنوں نے غیروں سے آشنائی کی تھی ،جب بادِ کے تیز وتند جھونکے نبوت کی شمع کافوری کو گل کررہے تھے،تو ایسے نازک وقت میں اگر ہم سے اور کچھ نہ ہوسکا تو غیروں کی دشمنی مول لے کر ملت کی رکھوالی کی۔اپنوں کے طعنے سن کر دِین کی حفاظت کی۔دوسروں کی پیش کش ٹھکرا کر اُجڑے آشیانے کی پاسبانی کی۔ایک وقت ایسا بھی آیا کہ ہر طاقت سلب ہوگئی ،صرف آنکھ کی چمک باقی تھی ......اور ہم نے سامنے سے کسی کو ساغر ومینا اٹھانے نہ دیا۔''

آج ملک میں یونیورسٹیوں کا جال بچھا ہوا ہے،ان کے خریج بڑی بڑی ڈگریاں لے کر باہر آرہے ہیں،ان کے پاس اور سب کچھ ہے،لیکن اللہ کے دین سے کوئی لگن نہیں ہے۔ان کے دل ایمان کی حرارت سے محروم ہیں......اور دماغ فکر آخرت سے بے زار ہیں،اکثریت کا یہ حال ہے:

وہ آنکھ کہ ہے سرمۂ افرنگ سے روشن
پُرکار وسخن ساز ہے نم ناک نہیں ہے

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد برحق ہے کہ اہل حق کا ایک گروہ قیامت تک باقی رہے گا......اور یہ کہ علم دین کا سلسلہ نیک لوگوں میں چلتا رہے گا۔ہر زمانے میں راست باز لوگ غلو کرنے والوں کی تحریف ،باطل پرستوں کی خانہ ساز دین داری،اور جاہلوں کی غلط سلط تشریحات کا اِزالہ کرتے رہیں گے۔

(علامہ محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ)